صومالیہ کی بگڑتی صورتِ حال

نوآبادیاتی نظام کی دَین !

——— عادل صدیقی ———

صومالیہ کی حالیہ تباہی و بربادی کے خوفناک مناظر بیان سے باہر ہیں، صرف گذشتہ ایک سال میں جنگ اور بھوک سے ساڑھے تین لاکھ بے گناہ انسان جاں بحق ہو چکے ہیں، یہ ملک قحط سالی کا شکار رہے، اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق دو ہزار افراد جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں، روزانہ بھوک سے مر رہے ہیں۔ بین الاقوامی برادری کے لیے یہ ایک زبردست چیلنج ہے، صومالیہ کے عوام نے "آپریشن ریسٹور ہوپ" کے نام سے اس امریکی اسکیم کا خیر مقدم کیا ہے جو اس نے وہاں کے لوگوں کی امداد کے لیے شروع کی ہے۔

صومالیہ کی تازہ ترین صورت حال سے یہ پتہ چلتا ہے کہ شاید حالات میں بہتری آئے اب لوٹ مار اور قتل و غارت گری کا سلسلہ کچھ کم ہے، امریکی فوجوں کی واپسی کا عمل شروع ہو چکا ہے اور اقوام متحدہ کی افواج کی موجودگی کے لیے راستہ ہموار ہوا ہے، صومالیہ میں جنگ بندی پر رضامندی ہو گئی ہے۔ مارچ ۱۹۹۳ء میں عدیس آبابا میں اقوام متحدہ کے زیر نگرانی مصالحتی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آئے گا، لیکن صومالیہ کا بحران ابھی حل نہیں ہو پایا ہے۔

پس منظر: صومالیہ کا جائے وقوع ایسا ہے کہ یہاں سے عرب ممالک کی طرف جایا جا سکتا ہے، بحر قلزم میں آنے کے لیے بھی اس سے راستہ مل جاتا ہے۔ عرب ممالک جو اپنی تیل کی پیداوار کے لیے مشہور ہیں اور خلیجی ممالک جو تیل اور قدرتی وسائل کی یافت کا ذریعہ ہیں، ان سے صومالیہ کا قریبی تعلق ہے، ۱۸۶۹ء میں نہر سویز کے کھل جانے کے بعد صومالیہ یوروپی طاقتوں کے لیے بے حد اہمیت اختیار کر گیا، ۱۸۸۵ء اور ۱۹۰۸ء کے درمیانی عرصے میں برطانیہ، فرانس اور اٹلی نے صومالیہ کے طویل ساحل کو آپس میں بانٹ لیا اور اپنی اپنی نوآبادیاں قائم کر ڈالیں، اس کے ساتھ ہی ایتھوپیا (حبش) کا شہنشاہ اپنی سرحدوں کی توسیع کا خواہشمند تھا، ان حالات میں ان یوروپی مملکتوں کی سرحدیں آپس میں وجہ نزاع بن گئیں اور ان کی وجہ سے آپس میں رنجش پیدا ہو گیا، چنانچہ ۱۹۳۵ء میں اٹلی نے ایتھوپیا پر حملہ کر دیا، ۱۹۳۶ء میں دوسری

جنگ عظیم کے بعد برطانیہ نے ایک تجویز رکھی کہ صومالیہ کا تمام تر رقبہ اقوام متحدہ کی ٹرسٹی شپ میں لے آیا جائے لیکن روس اور امریکہ نے اس تجویز کو مسترد کر دیا، صرف اٹلی کے زیر نگیں صومالی رقبہ اقوام متحدہ کی ٹرسٹی شپ میں رہا۔ یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو ری پبلک آف صومالیہ آزاد ہوئی مگر اس میں صومالیہ کے پانچ حصوں میں سے صرف دو حصے شامل رہے، ان دو کے نام ہیں برطانیہ کے زیر نگیں صومالیہ اور اطالوی ٹرسٹ کے ماتحت صومالیہ کا علاقہ باقی تین حصے یہ ہیں۔ فرانس کے زیر نگین صومالی رقبہ (ڈجی بوٹی) ایتھوپیا کا اوگادن خطہ اور کینیا میں شمالی سرحدی ضلع (این ایف ڈی) یہ تینوں غیر ملکی نگرانی میں رہے، صومالی باشندوں کا کہنا ہے کہ صومالی قوم نو آبادیاتی نظام سے بھی پہلے کی ہے۔ یہ صحیح بھی ہے۔ صومالی قوم ایک سے طرز کے عوام پر مشتمل ہے یہ سب کے سب کھیتی باڑی کرتے ہیں، مویشی چراتے ہیں ایک ہی زبان بولتے ہیں اور سب کے سب مسلمان ہیں، ان کے رسم و رواج اور ثقافتی انداز ایک ہی سے ہیں، ۱۹۸۱ء میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے ایک اہم سیاسی شخصیت سید باری نے بجا طور پر کہا تھا کہ صومالیہ کی تباہی کی تمام تر ذمہ داری نو آبادیاتی نظام پر ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ملک پانچ حصوں میں تقسیم ہوا، دو حصے برطانیہ کے پاس ہیں ایک حصہ اٹلی کے پاس، ایک فرانس کے پاس اور ایک ایتھوپیا کے پاس ہے، صومالیہ کے نقطۂ نظر سے نئی جمہوریہ نے آزادی ضرور حاصل کر لی مگر یہ آزادی کی نصف لڑائی تھی جس پر فتح حاصل کر لی گئی ہے۔ اس لیے قدرتی طور پر آزاد صومالیہ کی خارجہ پالیسی نے ملحقہ خطوں کو آزاد کرانے پر زور دیا ہے یہ سب مل کر متحدہ ریاست بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، صومالیہ کے جھنڈے پر پانچ کونے والا ستارہ اس ملک کے پانچ حصوں کی نشاندہی کرتا ہے، اور اس بات کی علامت ہے کہ یہ سب متحد ہونا چاہتے ہیں۔

تباہی کا پس منظر : آزادی کے بعد صومالیہ میں ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۹ء تک جمہوری نظام رہا اور ۱۹۶۹ء سے ۱۹۹۱ء تک مطلق العنانہ نظام تھا، ان دونوں نظاموں کے تحت ایتھوپیا کے اوگادن اور کینیا کے شمالی سرحدی ضلع میں چل رہی علیحدگی پسندانہ تحریکوں کی حمایت کی جاتی رہی، صومالیہ کو ایک بنا دینے کی تحریک نے جنگ جویانہ صورت اختیار کر لی، صومالیہ کو ایتھوپیا کے ساتھ ۱۹۶۱ء، ۱۹۶۴ء اور ۱۹۷۷ء میں جنگ کرنی پڑی، ۱۹۸۰ء کے بعد تقریباً دس سال تک بھی ان دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کی سی صورت حال چلتی رہی، ۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۷ء کے درمیان صومالیہ کو کینیا سے بھی جنگ کرنی پڑی، اس کے بعد دونوں میں عارضی طور پر صلح ہو گئی، صومالیہ کو سب سے زیادہ نقصان اوگادن کی جنگ سے پہونچا، اوگادن سے تقریباً دس لاکھ پناہ گزین ۱۹۸۰ء تک صومالیہ میں داخل ہو گئے، اس سے صومالیہ کی شکست خوردہ معیشت پر اور اقتصادی بوجھ پڑ گیا، ۱۹۸۱ء صومالی قومی تحریک (ایس این ایم) نامی ایک تنظیم قائم ہوئی اس نے ۱۹۸۷ء کے بعد فوجی کارروائیاں تیز کر دیں، ان فوجی کارروائیوں کی وجہ سے ہزارہا شہری مارے گئے۔

گاؤں جل کر راکھ ہوگئے، مویشی ہلاک ہوگئے اور پینے کے پانی کے ذخیروں میں زہر کا اثر آگیا ۸۹-۱۹۸۸ء میں شدید خانہ جنگی شروع ہوئی اس سے ہرگیشیا نامی شہر تباہ ہوگیا۔

صومالیہ کا جائے وقوع ایسا ہے کہ اس پر بڑی طاقتوں کی ہمیشہ سے نظر رہی ہے،

مابعد سرد جنگ: صومالیہ کا ملحقہ خطوں سے جھگڑا بڑی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا سبب بنا، ہر خطہ ان کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا رہا، صومالیہ کو دونوں بڑی طاقتیں بڑے پیمانے پر اسلحہ فراہم کرتی رہیں ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۵ء تک گویا کہ آزادی ملنے کے پہلے پندرہ برسوں میں روس سے ہتھیار آئے، ۱۹۶۹ء میں سید باری نے صومالیہ کو سوشلسٹ ملک بنا دیا، لیکن ۱۹۷۴ء میں ایتھوپیا کے انقلاب نے صورت حال بدل دی، امریکہ نے ایتھوپیا کو چھوڑ دیا اور صومالیہ کی سرپرستی شروع کر دی، اس طرح یہ ملک اسلحہ کی ذخیرہ گاہ بن گیا، صومالیہ سرکار نے بڑے پیمانے پر یہ اسلحہ تقسیم کیا اس طرح سے وہ پڑوسی خطوں سے برسرِ پیکار ہونے کی صلاحیت پیدا کرنا چاہتا تھا، سب سے پہلے وہ ایتھوپیا سے لڑنا چاہتا تھا چنانچہ جنوری ۱۹۹۱ء میں صومالیہ کی راجدھانی موگادیشو میں لڑائی زور پکڑ گئی اور صورت حال حکومت کے قابو سے باہر ہوگئی، ایک ماہ کی لڑائی کے بعد سید باری کو دست بردار ہونا پڑا، اس وقت ملک افراتفری کا شکار رہا، ۱۲ر جنوری ۱۹۹۱ء کے بعد جب کہ صدر مملکت سید باری حکومت کی ذمہ داریوں سے الگ کر دیئے گئے صومالیہ میں خانہ جنگی کی کیفیت ہے، ۲۹ر جنوری ۱۹۹۱ء کو ایک باغی لیڈر علی مہدی نے اقتدار سنبھالا مگر دیگر باقی رہنماؤں نے ان کی مخالفت کی، ان کے سب سے زیادہ مخالف محمد فرح ادید ہے حالانکہ ان دونوں کا تعلق ایک ہی قبیلے سے ہے لیکن نومبر ۱۹۹۱ء میں دونوں کے درمیان مکمل جنگ کا آغاز ہوا اس جنگ کے پہلے چھ ماہ موگادیشو میں ۱۴ ہزار افراد مارے گئے اور ۲۷ ہزار زخمی ہوئے، سید باری کے الگ ہوجانے کے بعد اس خانہ جنگی نے وہاں کے لوگوں کو بے حد مایوس کر دیا، صومالی قومی تحریک کی حمایت خاص طور پر اسحٰق نامی قبیلے نے کی تھی اور سید باری کو الگ کرایا تھا، مگر بعد کے حالات سے اس نے مرکزی سرکار سے علیحدہ ہونے کی آواز اٹھائی، اس نے شمالی صومالیہ میں الگ سے جمہوریۂ صومالی لینڈ کے قیام کا مطالبہ کیا، چنانچہ ۱۸ر مئی ۱۹۹۱ء کو یہ جمہوریہ قائم ہوگئی اگرچہ اسے نہ تو کسی ملک نے اور نہ ہی کسی بین الاقوامی تنظیم نے تسلیم کیا مگر اس سے صومالیہ کا بحران اور گہرا ہوگیا۔

اس بحران کا حل آسان نہیں ہے، البتہ خوش آئند بات یہ ہے کہ متحارب گروپ

امن کا راستہ کیا ہو؟: بین الاقوامی دباؤ سے مارچ ۱۹۹۳ء میں عدیس ابابا میں ہونے والی امن کانفرنس میں شرکت کے لیے تیار ہیں، لیکن محض جنگ سے باز رہنا ہی تو امن کی ضمانت نہیں بن سکتا، ملک میں خوش حالی کے پروگرام شروع کیے بغیر اس بھیانک صورت حال سے باہر نکلنا دشوار ہے۔